قاضی اطہر مبارک پوری

ہجرت سے پہلے مکہ کی درسگاہیں

ہجرت سے پہلے مکہ مکرمہ میں اسلام اور مسلمانوں کے لئے کوئی مرکزی درسگاہ نہیں تھی، جہاں رہ کر سکون و اطمینان سے باقاعدہ تعلیم، و تعلم کا سلسلہ جاری رکھتے، رات دن افکار و حوادث کا ہجوم رہتا تھا، اس زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس ہی متحرک درسگاہ تھی، نیز صحابہ کرام میں چند حضرات چھپ چھپا کر قرآن کی تعلیم حاصل کرتے تھے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکرؓ اور حضرت خباب بن ارت وغیرہ رضی اللہ عنہم معلم تھے، اس دور کے ایسے مقامات و مجالس اور حلقات کو درسگاہ سے تعبیر کیا جاسکتا ہے، جہاں حالات کی نزاکت اور ضرورت کے مطابق کسی نہ کسی انداز میں قرآن پڑھا پڑھایا جاتا تھا۔

مسجد ابوبکرؓ

اس سلسلہ میں سب سے پہلی درسگاہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مسجد ہے جس میں آپ نماز اور قرآن پڑھتے تھے، یہ ایک کھلی ہوئی جگہ تھی، حضرت ابوبکرؓ قرآن کی تلاوت کرتے تو کفار و مشرکین کے لڑکے، بچے اور عورتیں ان کے گرد جمع ہو کر قرآن سنتے تھے، یہ صورت حال ان کو ناگوار گزری، اور انہوں نے اس مرکز کو چھوڑ دینے پر حضرت ابوبکرؓ کو مجبور کیا، مگر ابن دغنہ نامی ایک شخص یہ کہ کر ان کو واپس لایا کہ وہ گھر کے اندر نماز پڑھیں اور قرآن کی تلاوت کریں، چنانچہ حضرت ابوبکرؓ نے کچھ دنوں اس پر عمل کیا، پھر مکان کے سامنے مسجد بنا کر نماز و تلاوت میں مشغول ہو گئے، صحیح بخاری میں ہے۔

ثم بدالابی بکر فابتنی مسجدا بفناء داره و کان یصلی فیه ویقرء القران [1]

پھر ابوبکرؓ نے اپنے مکان کے باہر صحن میں ایک مسجد بنائی اور اس میں نماز اور قرآن پڑھنا شروع کیا، مسجد ابوبکرؓ میں نہ کوئی معلم و مقری تھا اور نہ ہی کوئی طالب علم اور پڑھنے والا تھا، البتہ یہ مسجد تلاوت قرآن کے لئے مکہ مکرمہ میں پہلا مرکز تھی اور یہاں کفار مکہ کے لڑکے اور عورتیں قرآن سنتے تھے۔

بیت فاطمہ بنت خطابؓ

حضرت فاطمہؓ بنت خطاب بن نفیل قرشیہ عدویہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں، اپنے شوہر حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے ساتھ ابتدائی دور میں مسلمان ہو گئی تھیں، اور زوجین اپنے گھر میں حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے تعلیم حاصل کرتے تھے، حضرت عمر اسلام لانے سے پہلے تلوار لئے ہوئے اپنی بہن کے مکان پر گئے تو دیکھا کہ بہن اور بہنوئی دونوں قرآن پڑھ رہے ہیں، سیرت ابن ہشام میں ہے

وعندهما خباب بن الارت معه صحیفته فیها طه یقرء هما اياها [2]

ان دونوں کے پاس خباب بن ارت ایک صحیفہ لئے ہوئے تھے جس میں سورہ طٰہٰ لکھی تھی اور وہ ان دونوں کو پڑھا رہے تھے، اور سیرت حلبیہ میں حضرت عمرؓ کی زبانی منقول ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بہنوئی کے یہاں دو مسلمانوں کے کھانے کا انتظام کیا تھا، ایک خباب بن ارت اور دوسرے کا نام مجھے معلوم نہیں، خباب بن ارت میرے

---

[1] صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، [2] سیرت ابن ہشام ج ۱ ص ۳۴۳

بہن اور بہنوئی کے یہاں آتے جاتے تھے' اور ان دونوں کو قرآن کی تعلیم دیتے تھے۔[1]

سیرت حلبیہ میں اس سلسلہ میں حضرت عمرؓ کا یہ بھی بیان ہے کہ **کان القوم جلوسا یقرئون صحیفۃ معھم**' یہ جماعت بیٹھ کر صحیفہ (قرآن) پڑھ رہی تھی' بیت فاطمہ بنت خطاب کو قرآن کی تعلیم کا مرکز او درسگاہ کہا جا سکتا ہے جس میں کم از کم دو طالب علم اور ایک استاد تھے' اور حضرت عمرؓ کے بیان میں قوم کا لفظ دو سے زیادہ کو بھی بتا رہا ہے۔

دار ارقمؓ

حضرت ارقم بن ابوارقمؓ سابقون اولون اسلام لانے والوں میں سے ہیں' مکہ میں ان کا مکان کوہ صفا کے اوپر تھا' اس مکان کو اسلامی تاریخ میں بڑی اہمیت حاصل ہے اور وہاں کے مقدس و متبرک مقامات میں اس کا شمار ہوتا ہے' اور دارالاسلام کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ ۵ نبوت میں حبشہ کی طرف ضعفائے اسلام کی ہجرت ہوئی اور مکہ میں رہ جانے والے حضرات سخت حالات کا مقابلہ کرتے رہے' یہاں تک کہ ۶ نبوت میں رسول اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے دارارقم میں پناہ لی اور یہیں رہ کر دعوت اسلام کا فریضہ ادا فرماتے رہے' طبقات ابن سعد اور مستدرک حاکم میں ہے'

کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکون فیھا فی اول الاسلام و فیھا یدعوا الناس الی الاسلام فاسلم فیھا قوم کثیر[2]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابتدائے اسلام میں اسی مکان میں رہتے تھے یہیں رہ کر لوگوں کو اسلام کی دعوت دیتے تھے اور بہت سے لوگ اسلام لائے قدیم الاسلام اور جدید الاسلام حضرات کو اسی دارارقم میں باقاعدہ قرآن اور دین کی تعلیم دی جاتی تھی' امام ابوالولید ازرقی لکھتے ہیں'

یجتمع هو واصحابه فیه عند الارقم بن ابی الارقم ویقرء هم القرآن ویعلمهم فیه[3]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ اس مکان میں ارقم بن ابوارقمؓ کے یہاں جمع ہوتے تھے' اور آپؐ ان کو اس میں قرآن پڑھاتے اور تعلیم دیتے تھے درسگاہ دارارقم کے طلبہ کے قیام و طعام کے بارے میں حضرت عمرؓ کا بیان ہے کہ یہاں کی دعوت اسلام پر دو ایک آدمی اسلام قبول کر لیتے توان کو کسی مسلمان کے ساتھ کر دیتے جو مستطیع ہوتا' اور دونوں آدمی اس کے ساتھ رہ کر اسی کے یہاں کھانا کھاتے تھے۔[4]

دارارقم کو دار الاسلام اور مختبی بھی کہتے ہیں' یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او صحابہ تقریباً ایک ماہ رہ کر خفیہ طور سے تعلیم و تعلم اور دعوت اسلام کی خدمت انجام دیتے تھے۔ یہی مقام درسگاہ اور دارالاقامہ تھا خوردونوش کا انتظام صاحب حیثیت صحابہ کے یہاں تھا' ہجرت سے پہلے مکہ مکرمہ میں یہ مستقل درسگاہ تقریباً ایک ماہ تک جاری رہی اور اسی مدت میں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو مسلمانوں نے کھلم کھلا کعبہ میں نماز پڑھنا شروع کی اور ان میں جرات پیدا ہوئی اس مکان کو حضرت ارقم نے بعد میں اپنی اولاد پر وقف کر دیا تھا' پھر ان کے پوتے عبداللہ بن عثمان بن ارقم نے خلیفہ ابوجعفر منصور کے ہاتھ اپنا حصہ سترہ ہزار دینار پر فروخت کر دیا' خلیفہ مہدی نے اپنے بیٹے موسیٰ اور ہارون کی ان خیزران کے نام کر دیا اور سہانے اس کی جدید تعمیر کی اب اس کا نام دارالخیزران ہو گیا' خلیفہ ہارون رشیدالرشید نے اپنی بیوی زبیدہ کے نام سے اس کو خرید کر وقف کر دیا اور اس نام دار زبیدہ ہو گیا اور یہ جگہ مکہ مکرمہ کے مشاہد متبرکہ میں شمار ہونے لگی' ان مقامات کے علاوہ مکہ مکرمہ میں حضرات صحابہ دو دو چار چار جمع ہو کر قرآن کی

[1] سیرت حلبیہ ج ۱ ص ۳۳۰ [2] طبقات ابن سعد و مستدرک حاکم ج ۳ ص [3] اخبار مکہ ج ۲ ص ۲۰۵ ...

تعلیم گاہ قائم کر لیتے تھے' خاص طور سے دار ارقم میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کے بعد مسلمانوں نے جرات و رعب سے کام لیا اور کھل کر جگہ جگہ قرآن سنتے سنانے کا مشغلہ جاری کیا' شعب ابو طالب کے حصار کے تقریباً تین سالہ دور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پڑھتے اور پڑھاتے تھے' خاندان ابو طالب کے علاوہ یہاں دوسرے حضرات کی موجودگی کا ثبوت ملتا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ حضرات تعلیم و تعلم میں مشغول رہے ہوں گے' اس طرح ہجرت حبشہ کے زمانہ میں یہاں حضرات صحابہ نے ہر مشغلہ کو جاری رکھا جن میں حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی تھے اور ہجرت مدینہ سے پہلے وہاں معلم و مقری بنا کر بھیجے گئے اس دور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفار کی مجلسوں میں بازاروں اور میلوں میں دعوت اسلام کے لئے تشریف لے جاتے تھے اور لوگوں کو قرآن سناتے تھے ایسے تمام مقامات درس دین و قرآن کی جگہ تھے۔